47834 ـ حد کے بغیر توبہ کی قبولیت

سوال

میرا ایك سوال ہے جو مجھے پریشان کیے ہوئے ہے، اور میں اس کے متعلق سوچتا رہتا ہوں:
جب کوئی شادی شدہ یا غیر شادی شدہ شخص فحش کام اور کبیرہ گناہ چوری اور غیبت اور سود وغیرہ کا مرتکب ہو، اور بہت عرصہ اس کا مرتکب رہا ہو، پھر اس نے اللہ تعالی کو جان لیا اور خالص اللہ کی رضا کی لیے سچی توبہ کر لی، اور جن لوگوں کی غیبت کی تھی ان سے معافی بھی طلب کی، اور چوری کا مال واپس کر دیا، اور سود کے مال سے بھی خلاصی اور چھٹکارا حاصل کر لیا، اور زنا و شراب نوشی، اور نمازوں میں کوتاہی جیسے کام اس کے اور اللہ کے مابین تھے ان سے بھی توبہ کر لی، اور دوبارہ ان کا ارتکاب نہ کیا، لیکن اس شخص کو حد نہ لگے تو کیا اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کر لےگا ؟
اور کیا اس کی ادا کردہ عبادت قبول ہو گی، چاہے گناہ کتنے بھی زیادہ ہوں، یا اللہ تعالی اس کی توبہ قبول نہیں کریگا، اور اس کی عبادت رد کر دیگا ؟
اور کیا اللہ تعالی اسے عذاب قبر سے نجات دے دیگا، اور آگ میں داخل نہیں کریگا ؟
اور اسے اللہ تعالی کو راضی کرنے اور عذاب سے بچنے کے لیے کونسے عمل کرنا ہونگے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

میرے بھائی آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ کسی بھی مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ اس نے جس گناہ سے توبہ کر لی ہو اسے عظیم اور بڑا سمجھے؛ کیونکہ اللہ تعالی کی رحمت اور اس کی معافی و مغفرت اس کے گناہوں سے بھی بڑھ کر ہے.

اور جن گناہوں کا تعلق کسی شخص اور آدمی سے ہو، اس کا حق واپس کرنا واجب ہے، اور جن گناہوں کا تعلق اللہ اور بندے کے مابین ہے تو اس سے صرف توبہ و استغفار، اور اس کام پر ندامت کا اظہار، اور آئندہ ان گناہوں کی طرف نہ پلٹنے کا عزم کرنا ضروری ہے.

توبہ کی شرط میں شامل نہیں کہ توبہ کرنے والے کو حد لگائی جائے تو اللہ تعالی کی جانب سے اس کے گناہوں کی پردہ پوشی، اور سچی اور پکی توبہ کرنا حد لگوانے کے لیے گناہوں کے اعتراف کرنے سے بہتر ہے.

اور اس شخص نے اپنی توبہ بہتر طریقہ سے کی ہے، اور حقداروں کو ان کے حقوق بھی واپس کر دیے ہیں، چنانچہ جس کی توبہ قبول ہو چکی ہو شیطان آکر اس کی توبہ کو خراب نہ کرے.

آپ یہ بھی علم میں رکھیں کہ اللہ سبحانہ و تعالی توبہ کرنے والے کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور وہ لوگ جو اللہ تعالی کے ساتھ کسی اور کو الہ نہیں بناتے اور نہ ہی وہ اللہ تعالی کے حرام کردہ کسی نفس کو ناحق قتل کرتے ہیں، اور نہ ہی زنا کا ارتکاب کرتے ہیں، اور جو کوئی یہ کام کرے وہ گنہگار ہے، اسے روز قیامت ڈبل عذاب دیا جائیگا، اور وہ ذلیل ہو کر اس میں ہمیشہ رہے گا، لیکن جو شخص توبہ کر لے اور ایمان لے آئے اور اعمال صالحہ کرے، تو یہی وہ لوگ ہیں اللہ تعالی جن کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتے ہیں، اور اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے، اور جو کوئی توبہ کر لے اور نیك و صالح اعمال کرے تو اس نے اللہ کی طرف توبہ کر لی ہے الفرقان (68 ـ 71).

اور جو حدود حکمران تك پہنچ جائیں ان کا جاری کرنا واجب ہو جاتا ہے، لیکن جو نہ پہنچے تو افضل یہی ہے کہ اس سے توبہ کر لی جائے اور اللہ تعالی کی پردہ پوشی کو پردہ میں ہی رہنے دیا جائے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کا کہنا ہے:

" جب شرعی حاکم کے پاس کسی حد کا معاملہ پہنچ جائے، اور کافی دلائل کے ساتھ وہ ثابت بھی ہو جائے تو اس حد کو لگانا واجب ہے، اور بالاجماع وہ حد توبہ سے ساقط نہیں ہو گی، غامدی قبیلہ کی عورت توبہ کرنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور مطالبہ کیا کہ اسے حد لگائی جائے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارہ میں فرمایا تھا:

" یقینا اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر اہل مدینہ وہ توبہ کریں تو انہیں کافی ہو جائے "

اور اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو شرعی حد لگائی، لیکن حکمران کے علاوہ کسی اور کو یہ حق حاصل نہیں.

لیکن جب سزا حکمران کے پاس نہ پہنچی ہو: تو مسلمان آدمی کو چاہیے کہ اللہ تعالی نے جس کو پردہ میں رکھا ہے اسے پردہ میں رہنے دے، اور وہ اللہ تعالی کے سامنے سچی اور پکی توبہ کرے، امید ہے کہ اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرمائیگا "

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (22 / 15).

زنا سے توبہ قبول ہونے میں شك كرنے اور حد لگوانے كى رغبت ركھنے والے شخص كے رد میں كمیٹى كے علماء كا كہنا ہے:

" جب انسان اپنے پروردگار كے سامنے پكى اور سچى خالص توبہ كر ليتا ہے تو اللہ سبحانہ و تعالى نے وعدہ كيا ہے كہ وہ توبہ كرنے والے كى توبہ قبول كريگا، بلكہ وہ اس كے عوض میں اسے نيكياں عطا فرمائيگا، جو كہ اللہ تعالى كے جود و كرم میں شامل ہوتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور وہ لوگ جو اللہ تعالى كے ساتھ كسى اور كو الہ نہيں بناتے اور نہ ہى وہ اللہ تعالى كے حرام كردہ كسى نفس كو ناحق قتل كرتے ہيں، اور نہ ہى زنا كا ارتكاب كرتے ہيں، اور جو كوئى يہ كام كرے وہ گنہگار ہے، اسے روز قيامت ڈبل عذاب ديا جائيگا، اور وہ ذليل ہو كر اس میں ہميشہ رہے گا، ليكن جو شخص توبہ كر لے اور ايمان لے آئے اور اعمال صالحہ كرے، تو يہى وہ لوگ ہيں اللہ تعالى جن كى برائيوں كو نيكيوں میں بدل ديتے ہيں، اور اللہ تعالى بخشنے والا رحم كرنے والا ہے الفرقان (68 - 70).

اور توبہ كى شروط میں گناہ كو فورى طور پر چھوڑ دينا، اور جو ہو چكا ہے اس پر ندامت كا اظہار كرنا، اور آئندہ اس كام كو نہ كرنے كا عزم كرنا شامل ہے، اور اگر اس كا تعلق كسى آدمى كے حقوق سے ہو تو پھر اس شخص سے معافى طلب كرنا بھى توبہ كى شروط میں شامل ہوتا ہے.

عورتوں كى بيعت كے متعلق عبادہ بن صامت رضى اللہ تعالى عنہ كى حديث میں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" تم میں سے جس نے بھى اپنا عہد پورا كيا تو اس كا اجر اللہ كے ذمہ ہے، اور جس نے اس میں سے كسى چيز كا ارتكاب كر ليا اور اسے سزا مل گئى تو وہ اس كے ليے كفارہ ہوگا، اور جس نے اس میں سے كسى چيز كا ارتكاب كيا اور اللہ تعالى نے اس كى پردہ پوشى كيے ركھى تو اس كا معاملہ اللہ كے سپرد ہے، اگر اللہ چاہے تو اسے عذاب دے، اور اگر چاہے تو اسے بخش دے "

اور پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے سچى توبہ كرنے كى ترغيب دلاتے ہوئے توبہ پر ابھارا بھى ہے، اور ماعز اسلمى رضى اللہ تعالى عنہ كے قصہ میں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" تم نے اسے چھوڑ كيوں نہ ديا، اميد ہے وہ توبہ كرتا تو اللہ تعالى اس كى توبہ قبول فرما ليتا "

اور امام مالك رحمہ اللہ نے موطا میں زيد بن اسلم سے روايت كى ہے اس میں ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ

وسلم نے فرمایا:

" لوگو! تمہارے لیے ایك وقت آئیگا كہ تم اللہ تعالی كی حدود سے رك جاؤ، جو شخص بھی ان غلط كاموں كا ارتكاب كرے تو اسے چاہیے كہ وہ اللہ تعالی كی پردہ پوشی كو پردہ میں ہی رہنے دے، كیونكہ جو بھی ہمارے سامنے اپنا پہلو ظاہر كریگا، ہم اس پر اللہ تعالی كی كتاب جاری كرینگے "

اس لیے آپ كو سچی اور پكی توبہ كرنی چاہیے، اور آپ نماز باجماعت كی پابندی كریں، اور نیكی كے كام كثرت سے كیا كریں "

دیكھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (22 / 44).

مزید تفصیل دیكھنے كے لیے آپ سوال نمبر (624) اور (20983) اور (728) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كریں.

واللہ اعلم .